جلد ۶ | بمبئی: دوشنبہ ۱۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق یکم جولائی سنہ ۱۹۰۱ع | نمبر ۲۴

مفید ہفتہ الحکمتیں

دیوانہ مُلّا کی وحشت

دیوانہ ملّا بھی عجیب قماش کا آدمی ہے کہ ادھر رہ رہ کر جوش آتا ہے۔ خواہ مخواہ بھی ہماری برٹش بہادروں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ اگرچہ بہادر سپاہیوں کیلئے میدان جنگ جولانگاہ کو زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ پھر بھی ان وحشیوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے۔ ہم یا ہمارے کرنل صاحب نے انکی اچھی طرح خبر لے ڈالی۔ اور اب شاید ہرگز گردن اٹھانیکی ہمت نہ ہوگی۔ ایک سو سپاہی قتل ہو گئے۔ وہ تو خدا نے خیر کی کہ ملا صاحب بچ نکلے ورنہ کچھری کی ساری وحشت ناک کے رستے جھڑ جاتی کچھ دنوں تو وہ اودھم مچا رکھی تھی کہ خدا کی پناہ۔ انکی دیکھا دیکھی دوسرے جرگے بھی انکی امداد کیلئے کمر باندھ کر میدان میں کود پڑے تھے مگر جب اپنے گروہ گھنٹال کا یہ حال دیکھا تو سٹی گم ہو گئی اور اپنا سا منہ لے

اُمڈے ہی چلے آتے ہیں

بوئر تو جنگ ٹرانسوال کا بھی قصہ طول کھینچتا ہے ایک حیرت انگیز بات ہے مگر تعجب تو اس امر کا ہے کہ نام کیلئے تو ٹرانسوال چھوٹی سی سلطنت ہے مگر فوج بھی تعداد دو ہزار کے دن سے بھی کہیں زیادہ ہوئی ہے۔ ہمیں سخت تعجب تھا کہ اس لڑائی کا ابتک خاتمہ کیوں نہیں ہوتا مگر خاتمہ ہوتا کس طرح مارتے مارتے جو بہادر سپاہی تھے ہاتھ قتل ہو گئے۔ تلواریں کند ہو گئیں مگر بیچارے بوئر کسی طرح کم ہوتے ہی نہیں۔ جب دیکھئے فوج مجروحین و مقتولین کی لمبی چوڑی فہرست شائع ہوتی ہے۔ مگر جب اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اب میدان جنگ میں کسقدر فوج باقی رہ گئی ہے تو ہمیشہ تین چار ہزار کی زیادتی ہی پائی جاتی ہے۔ ہم اس امر اور عقدہ لاینحل کے حل کرنے لگے تو ذہن سے سرزد ہوا کہ اور بہت سوچ سمجھ کے بھی کر ڈالے تب کہیں جا کر معلوم ہوا کہ فوج مقتولین مرنے کے بعد

نیا جنم لیتے ہیں

اب آپ ہی فرمائیے کہ انکی تعداد میں کمی کیونکر آئے تو کس طرح۔ اور کیسی ہی بہادر اور کثیر التعداد فوج ان کے مقابلہ پر بھیجی جائے تو انہیں صفحہ ہستی سے کیسے مٹا سکتی ہے ہمارے بہادر تو جو تلوار کی گھاٹ اوتارتے ہیں بوئروں کی وہ ہیں کہ سانحہ ہوا پر جاتے ہیں۔ وہ تو چلنے کا نام ہی نہیں لیتے اور ڈھونگ کا زمانہ مرنا بار بار ہے۔ اور در واقعی بات بھی یہی ہے۔ پاس ہفتہ دیکھئے کہ لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ اہم فوج مقتول ۲۷ مجروح ۳۰۰ مقید اور ۵ نے اتباع قبول کی۔ اور اسی پر کیا منحصر ہے ہمیشہ ایسا ہی رپورٹ آتا رہتا ہے۔ آخر ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کہاں سے امڈے چلے آتے ہیں کہ دو دو برس سے کٹ رہے ہیں مگر گھٹتے ہی نہیں اسلئے ہم تو یہی کہتے ہیں کو انکو ایسی پناہ میں لیکر لڑائی کا جھگڑا اسقدر دراز ہو جائیگا۔ تو بہت مناسب ہے۔ مگر ہاں وہ دشمن بھی مان لیں تو سب ہے۔

زنانہ اخبار

لندن والوں کو بھی ہمیشہ نئی سوجھا کرتی ہے جب دیکھیے جب ایک نیا گل کھلاتے رہتے ہیں ہر کام میں بہت جلد ترقی حاصل کر لینا انکا حصہ ہے۔ ایسی دور کی کوڑی لاتے ہیں کہ واہی واہ۔ ہمارے نئی روشنی والے دیسی جنٹلمین سب باتوں میں انکی ریس کرتے ہیں مگر ایسے موقع پر ان بیچاروں کا کچھ نہیں چلتا۔ گھر بیٹھے ہوکر پٹاپٹ کرنے میں جُٹ سو دھرتیں اور ٹانٹے ہیں شراب کی بوتلیاں لنڈھانے میں۔ منہ سے سیٹی اور ہاتھوں سے تالیاں بجانے میں تو ہمارے ہونہار لڑکان بیرسٹر اور ملٹون علی گڈھ انکی برابری کرتے ہیں مگر محنت اور جانفشانی اور کوشش کرکے ترقی حاصل کرنے میں انسے کچھ نہیں ہوسکتا۔ انکو تو صرف یہ آتا ہے کہ لیکچر علیہ ماستحقہ کے لیکچر پڑھیں علیگڈھ کالج کا گن گائیں مشتری پر جان و دین نثار کریں۔ اور کوٹ پتلون پہنکر خاکر گڈ ایمیر بنجائیں۔ واہ رے دیسی ڈھکوسلے واہ۔ زبان سے تو زمین اور آسمان کے قلابے ملائیں اور ہاتھ سے تجا تا کا بھی نہ توڑ سکیں۔ انکی تو بالکل وہی مثل ہے کہ ایکبیر کے درخت کے نیچے دو آدمی پڑے ہوئے تھے ایک کی چھاتی پر ایک بیر درخت پر سے ٹپک کر گرا تو وہ دوسرے سے کہتا ہے کہ یہ بیر میرے منہ میں ڈالدے اوسنے کہا کہ مجھسے اتنا ہی ہوسکتا تو پڑے پڑے بیر کی ایک کی تکلیف کاہیکو اٹھاتا خود ہی بڑھ بڑھ کے بیچھے بیچھے بیر ہرہر منہ نہ مارتا۔ اتفاق سے ایک سوار کا ادھر سے گذر ہوا۔ اسنے سوار سے بھی یہی کہا کہ ذرا میری چھاتی پر کا بیر اوٹھا کر میرے منہ میں ڈالدیجیے اسنے ایک کڑا چھٹکارا اور کہا کہ تو بڑا اہدی ہے۔ چھاتی پر کا بیر اوٹھا کر منہ میں نہیں ڈالا جاتا۔ تو دوسرے صاحب نے فرمایا کہ ہاں اور راسے ہکو وہ بھی بڑا اہدی ہے۔ ئی ہے

منہ میں کتا موت رہا تھا

اور ہنسنے اسکو ہنکانا بھی نہیں۔ اوسنے کہا کہ لاحول ولا قوۃ۔ یہ اس سے بھی بڑھکر ہے۔ بالکل ایسا ہی حال ہمارے ہندوستانی بھائیوں کا ہے کہ میر بھٹا اور منہ پھلا بنے بیٹھے رہتے ہیں۔ مکھیاں اوڑکے منہ میں جاتی ہیں مگر ان کو طاقت نہیں کہ یہ اپنے منہ کی مکھیاں تک اڑا دیں اب انکی حالت پر نظر ڈالکر ذرا لندن پر ایک توجہ کی نظر فرمائیے تو دونوں کا اچھی طرح سے موازنہ ہوجائے واہ رے دلیپو واہ۔ تم سے تو لندن کی عورتیں ہی اچھی ہیں۔ وہ صرف اپنے حسن ظاہری کی جھلک اور چشم فتان کے کرشموں ہی سے نہیں اپنا دیوانہ لوگو نکو فریفتہ کرنا چاہتی ہیں بلکہ وہ اپنی حسن سعی کو بھی یہ بات ثابت کر دکھاتی ہیں کہ نہ صرف ہم تم سے صرف باعتبار حسن وجمال ہی کے اچھے نہیں ہیں بلکہ محنت شاقہ اوٹھانے میں بھی ہم تم سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہیں۔ دیکھو لندن میں ایک اخبار جاری ہونے والا ہے جسمیں اس امر کی کوشش کیجارہی ہے کہ اخبار مذکور شروع سے آخر تک زنانی کوششوں کا نتیجہ ہو۔ یہاں تک مردوں سے بچایا جائے کہ کاغذ بنانے والیاں تک بھی عورتیں ہی ہوں تقسیم کرنے والی بھی عورت۔ چھاپنے والی بھی عورت مضامین نگار بھی عورت۔ نامہ نگار بھی عورت۔ غرض کہ جدھر نظر اوٹھا کر دیکھیے عورت ہی عورت نظر آئے۔ ادھر عورت ادھر عورت اوپر عورت نیچے عورت۔ زمانے بھر کی عمدہ عمدہ مضامین لکھنے والی عورتیں جمع کیا بھی ہیں۔ اور یہ صرف روپیہ ہی کمانے کے لیے نہیں بلکہ عورتوں کی وقعت اور عزت کی شہرت بھی منظر ہے۔

اب رہی یہ بات کہ کوئی مرد تو نکو مردوں سے کچھ علاقہ نہ ہوگا اسکا کوئی ذکر ہی نہیں۔ اور پھر

اسکا فیصلہ کرنیوالے آپ کون؟

واہ رے دیسی خیال۔ عورتیں کا نام سنکر لال پیلی پڑی۔ ہاں مگر لطف تو جب ہو کہ اسکے لیے پوسٹ آفس بھی زنانہ بنایا جائے اور صرف لندن ہی میں نہیں بلکہ ہر شہر میں ہر کام کرنے والی عورتیں ہی رہیں۔ اور جو عورتیں اوس اخبار کے انتظام میں شریک ہوں اون کو ظاہر یا باطن کسیطرح کا تعلق کسی مرد سے نہونے پائے گر کہیں ایسا تو ہو کہ اوس اخبار کے خریداروں کو بھی رفتہ رفتہ وہ اخبار اپنی طرف کھینچ کھینچ کر زنانہ بنالے۔ مزہ تو آئے اگر اوس اخبار میں کوئی برقی ترکیب ایسی رکھی جائے کہ جو پڑھے وہ زنانہ ہو جائے۔ نہیں نہیں ایسا نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہماری بہادر گورنمنٹ کو ہمیشہ ایک نہ ایک مہم جو سلطنت کے متعلق ایک ضروری بات ہے درپیش رہتی ہے اور مردانہ پنے میں تو یہ حال ہے کہ ٹرانسوال میں سو بجروں کے نازک چہرے تمتمایا جایا کرتے ہیں۔ مردانگی میں تو یہ حال ہے۔ جب زنانہ ہوجائیں گے تو میدان جنگ میں کون خم ٹھونک کر ڈچ جیسے وحشیوں کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔

ہاں مطلب کی بات تو رہ گئی۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ لندن کی عورتوں اور دیسی مردوں کا مقابلہ کیا جائے تو کوشش اور سعی کے میدان میں کون سبقت لیجائے گا۔ ہم تو دیسی مردوں کو گوری چمڑی والی عورتوں پر کسیطرح سے ترجیح نہیں دے سکتے۔ کیونکہ دیسیوں نے جو بیکاری کا سبق سیکھا ہے۔ وہ خصوصًا لندن کی لیڈیوں ہی کی بدولت سیکھا ہے۔

پھر بھلا آپ ہی انصاف فرمائیے کہ ناگردوں کو استادوں پر کیسے فوقیت حاصل ہوسکتی ہے۔

پولیٹکل فیاضی

یون تو جنگلی وحشی بیشک قابو مین آنیوالی جنس نہیں ان کے ساتھہ جناب جیسے کو تیسا نہ ملیگا تب تمہارا کفر ٹوٹنے والا نہین کمبخت ملاّ کی وحشی ہین ہی وحشت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے کہ اپنے تھوڑے سے جتھے کے گھمنڈ مین ہماری گورنمنٹ جیسی بہادر گورنمنٹ کا بھی کچھ رعب و داب نہ مانا۔ اور ہمیشہ اپنی شرارتون سے نئے نئے گل کھلاتے رہے۔ کبھی کسی افسر کو معہ کان ناک میدان جنگ سے لے اُچکے۔ کبھی کوئی تنخواہ کو پیٹ کر دیا کبھی رسد کے سامان کا پلندہ چلتا کیا اور بہ لطف یہ کہ رسید تک ندارد۔ غضب خدا کا ہماری بھیڑین لیجائین اور ہمارے ہی دھوبین اڑائین۔ ہمارا ہی سامان رسد بے ڈکار ہضم کر جائین اور ہمین سے مقابلہ کی ٹھہرائین۔ کہنے کو نکمے اور کمینے ہوتے ہین پر بڑی زبردستی کا نام ہی نکل کھڑی ہی تھی کہ ان سب باتون کا خمیازہ بھی اُٹھانا پڑیگا۔ گورنمنٹ کا مال ہضم ہونے والا نہین ضرور کسی نہ کسی دن پیٹ مین اپھلے گا۔ ہماری توپ مین ایسی نہین کہ یون ہی کھاکھا کر رہ جائین۔ جی نہین یہ وہ توپین ہین کہ جس طرف سے پیٹ پھاڑا وہین کو بھیڑ بکری کے چمڑے کی طرح ادن ہی کو تھون سے رکھینگی۔ مانا کہ وہ بڑے بہادر ہین مگر کسکے سامنے۔ آخر کو وہی ہوا۔ گورنمنٹ عالیہ کی اطاعت بھی قبول کرنی پڑی اور قید کی مصیبت بھی اوٹھانی نصیب ہوئی۔ مگر وہ سی ہماری گورنمنٹ اونکی اتنی زیادتیان سہین اور کبھی اُف بھی نہ کیا ایسے کون سے ستم کے مگر صبر کئے ہی رہی پر آپ جانتے ہین کہ صبر کا پھل تو میٹھا ہی ہوتا ہے پھر بھی اپنی فیاضی کی شان دکھادی۔ جو وزیری قیدی جو ترچناپلی بھیجے ہین اون کے لئے ہی یہ اولانس مقرر کیا گیا تاکہ وہ اپنی ضرورت کی چیزین مثل حقہ تمباکو شربت

بارہوین شریف کی دھوم دھام

بمبئی مین بارہوین شریف کا جلسہ بھی غنیمت ہے مسلمانو کی خلوص نیتی اور عقیدت مندی کا پورا پورا نمونہ اس مبارک دن کی تقریب مین دیکھنے مین آتا ہے اب کے مرتبہ اگرچہ بارش کی وجہ سے روشنی کا ہمیشہ کی طرح زور نہین تھا۔ تاہم مسجدون کی روشنی مین چشم حق بین کو انوار سینا کا جلوہ نظر آتا تھا۔ سرشاران بادۂ ولائے مصطفوی شوق نظارۂ محبوب مین مست و محو نظر آتے تھے۔ جدھر دیکھئے ہر گلی کوچہ مین مسجدون کے علاوہ شوق و ذوق کے ساتھہ وصف محبوب الٰہی مین خوش الحانی کے ساتھہ قصائد پڑھتے تھے۔ ہر مجلس اور ہر محفل علاوہ ظاہری روشنی کے ایک جلوۂ خاص سے منور نظر آتے تھے صبح کو یعنے بارہوین ربیع الاول کو تمام مسلمانان بمبئی نے ایسی مبارک تقریب کی خوشی مین اپنے اپنے کاروبار تجارت بند کر دئے تھے۔ قصاب محلہ کی مسجد مین نماز ظہر کے بعد سے ایک عجیب عالم نظر آتا تھا۔ اس مسجد مین اس دن زیارت موئے مبارک سرور کائنات خلاصۂ موجودات شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کرتی ہے۔ پھر کیا تھا مسلمانون کے غول کے غول شوق زیارت موئے شریف مین مسجد مین جمع تھے اور دیکھنے والون کی آنکھین اس موئے شریف کے پردہ مین خدا جانے کس نور کی تجلی کا مشاہدہ کر رہی تھین۔ جامع شریف مین بھی زیارت موئے شریف کیلئے بمبئی سے بہت لوگ گئے تھے۔ دفترون مین بھی اس مبارک تقریب مین تعطیل تھی اب ہم تمام مسلمانون کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ تمام اہل شہر نے ملکر ہماری قدیم تحریک کے موافق اپنے سب کاروبار بند کر دئے تھے۔ خداوند عالم تمام مسلمانون کے دلون مین اپنے حبیب کی محبت عام

نظر انصاف چاہئے

جنگ ٹرانسوال ہمکو غیر ضروری طول کھینچ جانے پر ہمارے گورنمنٹ کے دشمنون کو اپنی آتش حسد مشتعل کرنیکا خاص موقعہ ملا ہے ہمیشہ یہی الزام لگاتے رہتے ہین کہ شجاعت کی ساری قلعی کھلگئی۔ ایک چھوٹی سی سلطنت کے مقابلہ مین ہزارون جانین اور کروڑہا روپیہ صرف ہوگیا۔ دو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا مگر اب تک کوئی نتیجہ نہین نکلا ہے۔ ان مٹھی بھر چند گنوارون کا ایسی بڑی حکومت کے لئے زیر کرنا کون سی بڑی بات تھی مگر زبانی دعوے اور میدان جنگ مین بہادری کے جوہر دکھانے مین بہت بڑا فرق ہے۔ ایک چھوٹی سی قوم کے مقابلہ مین انگریزی سپاہی ہمیشہ منہ کی کھائی۔ غرضکہ دلکی بھڑاس نکالنے کے لئے طرح طرح کے جھوٹے الزام ہمارے بہادر سپاہیون کے دامان شہرت پر دھبہ آمیز لگائے گئے مگر آفتاب پر خاک ڈالنے سے کیا ہوتا ہے جس سلطنت کی شجاعت اور بہادری کا بڑی بڑی طاقتین لوہا مانی ہوئی ہین اور جس نام آوری کو حاسدون کے جھوٹے الزامات سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ انصاف پسند لوگ خود کہہ سکتے ہین کہ برٹش ہمت و شجاعت و استقلال و بہادری کا جواب دنیا بھر مین بھی کہین نہین مل سکتا ہے اور جس گورنمنٹ نے موجودہ زمانہ مین جو نیکنامی حاصل کی ہے وہ ظاہر ہی ہے۔ بڑا اگرچہ ان مین اس سلطنت نے جیسی جیسی کامیابی حاصل کی ہے اوسکے بیان کرنیکی کوئی ضرورت نہین پھر اسکے مطابق شجاعت کی کوئی کیا قسمکر سکتا ہے۔ چنانچہ میدان جنگ مین امریکا کی طرف سے ایک جانباز بہادر کار نسر لڑائی کا رنگ دیکھنے کو حاضر ہوا تھا اسنے اپنی گورنمنٹ سے برٹش سپاہیون کی بہادرانہ جرأت اور ثابت قدمی کی تعریف مین جو الفاظ استعمال کئے ہین وہ انکی شجاعت کی کافی دلیل ہین۔

موقعہ تاک کے بیٹھو

موجودہ جنگ چین بھی صفحۂ تاریخ کو زینت بنانے میں بہت بڑا حصہ لیگی۔ یون تو اس پر آشوب زمانہ مین ہر طرف آتش جنگ بھڑکی ہوئی ہے۔ اور دنیا بھر مین ایسی کوئی سلطنت نہین جس مین کسیطرح فساد کی دبا نہ پھیلی ہو۔ اور کوئی ایسا حاکم نہین ہے جو امن و امان سے حکومت کر رہا ہو۔ اور اسی مسلسل لڑائیون نے مورخون کو تاریخ کے صفحے سیاہ کرنے کے لئے واقعات کی بہت بڑی وسعت دیدی ہے۔ مگر جنگ چین ان تمام حالات پر اور دلچسپی کا غازہ پھیر رہا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس لڑائی کا نتیجہ … لئے کہ کندن کوہ بر آوردن کاہ کا مصداق ہوا اور اس سے کوئی فایدہ حاصل ہونا تو درکنار اس جنجال سے پیچھا چھڑانا دشوار ہو گیا ہے۔ اب جن طاقتون نے خاص اس نیت سے یہ لڑائی چھیڑ دی تھی کہ ہمارے عیسائی بھائیون پر چینی بڑا ظلم کر رہے ہین۔ اور وہ … ہو گئے ہین اسلئے اونکی مدد کو پہنچ جانا ہمارا فرض ہے اونکی تو اس فساد کے رفع دفع ہونیسے مراد بر آئی اور جس غرض سے یہ کام اپنے ذمہ لیا تھا وہ غرض پوری ہو چکی اب وہ بھی چاہتے ہین کہ اب صلح ہو جائے اور چین کی حکومت چین ہی کو مبارک۔ ایسی خالص نیت تو صرف ہماری عالیجاہ گورنمنٹ ہی کی تھی اور جن طاقتون نے مذہبی اعانت کے پردہ مین خود غرضی کو مد نظر رکھا تھا۔ اور دایرہ حکومت کو وسیع کرنے کی ہوس نے اونھین اپنے سپاہیون کو میدان جنگ مین اوتارنے پر آمادہ کر دیا تھا۔ وہ اب ساری امیدون پر پانی پھرتا ہوا دیکھکر دل ہی دل مین جل گئے۔ روس نے منچوریا کا جھگڑا چھیڑ دیا اور اپنا کام الگ نکالنے لگا۔ انگلستان نے یہ ترکیب لگائی ہے کہ شنگہائی مین ہمیشہ حفاظتی لشکر رکھنا چاہتے ہین تاکہ آیندہ …

اس سے کیا ہوتا ہے

ترکی گورنمنٹ کے مخالفین نے اسکی مالی حالت پر جو جو نکتہ چینیان کین اور فوجی قوت پر جو جو الزامات لگائے وہ سب پر ظاہر ہین اسکی روزافزون ترقی نے انکی آنکھون مین خاک جھونک دی۔ حسد و بغض کی پٹی نے انہین بالکل اندھا کر دیا ہے اور جو جی مین آتا ہے ترکی گورنمنٹ کے خلاف لکھ ڈالتے ہین۔ جنگ روم و یونان کے قبل انگریزی اخبارون نے وہ وہ الزامات کا طومار باندھ دیا تھا کہ خدا کی پناہ۔ فوج کو کمزور انتظام کو نکما مالی حالت کو ابتر غرضکہ الزام کا کوئی دقیقہ چھوڑ نہین رکھا تھا لیکن خدا کو چونکہ پاک حضرت کے برحق خلیفہ کی عزت رکھ لینا منظور تھی تو اوس اثنا مین یونان کے ساتھ لڑائی چھڑ گئی۔ دشمن تو ایسا تاک مین لگے ہوئے تھے کہ اس موقعہ پر ترکی فوج کی طرف سے ذرا بھی کوئی خامی ثابت ہوئی تو ہم مبالغہ کی رنگ آمیزیون سے اسے لوگون کی نظرون مین بالکل ذلیل و خوار کر دینگے۔ مگر بہادر ترکون نے میدان مار ہی لیا۔ اور ایسا مارا کہ دشمن بھی دانتون مین اونگلی داب کر رہ گئے۔ ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر ساری لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔ اخبارچیون کی ساری امید پر پانی پھر گیا۔ اور اظہر من الشمس چیز کو کوئی کہان تک چھپا سکتا تھا۔ آخر اونہین بہادر ترکون کی شجاعت کا لوہا ماننا ہی پڑا۔ مگر کہان تک بات تو گئی گذری ہو گئی۔ فطری تعصب نے پھر جوش کیا کیونکہ نیش عقرب نہ از پئے کین است بلکہ مقتضائے طبیعتش این است۔ اب لندن ٹائمز نے یہ خبر اوڑائی ہے کہ ترکی فوج کے اکثر سپاہی بقایای تنخواہ سے تنگ آ کر بھاگے جا رہے ہین۔ اور فرار کے بعد ڈکیتی کا پیشہ اختیار کرتے ہین مگر اس خبر کی کوئی اصلیت نہین ہے اور یہ اخبار مذکور کی آتش حسد کا ایک شعلہ ہے لیکن اس سے ترکی گورنمنٹ کا …

اولٹا پانسہ پڑ گیا

اگرچہ برٹش گورنمنٹ کی مدبری اور چالاکی کا تمام دنیا مین ڈنکا بج گیا ہے اور جو جو کام اسنے … سے نکالے وہ دوسری طاقت ہزارون جانین تلف کر کے بھی نہ نکال سکتی۔ ہندوستان ہی کو دیکھو کس آسانی سے اسنے اپنی مٹھی مین کر لیا۔ کہ سب راجہ نواب منہہ ہی دیکھتے رہے اور یہ اوسکی مالک بنگئی۔ مختلف قوم و ملت پر حکومت کرنا کوئی آسان کام نہین ہے ہر گھڑی شورش و فساد کا خطرہ لگا رہنا چاہئے۔ لیکن ہماری عالیدماغ گورنمنٹ کی حسن و انتظام نے اسے ان تمام باتون سے بالکل بیفکر کر رکھا ہے۔ ور جہان دیکھئے اس سلطنت مین امن و امان ہی ہے کسیکو کسی بات کی شکایت ہی نہین ہے۔ اس گورنمنٹ کا ہمیشہ حضرت حافظ شیرازی کے اس شعر پر عمل رہا ہے۔ آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست۔ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا۔ لیکن ڈچون نے انکی شجاعت مین مدت کی حاصل ہوئی نیکنامی پر جسطرح دم بھر مین پانی پھیر دیا۔ اسیطرح چالاکی اور مکاری مین بھی اسکے کان کتر لئے۔ لارڈ کچنر اور جنرل بوتھا کو صلح کے متعلق گفتگو چھڑی ہوئی تھی اور سوقت … مین دونون کی ملاقات ہوئی۔ لارڈ کچنر کی رگون مین چونکہ انگریزی خون بہت گرمجوشی سے دوڑ رہا ہے اسلئے اسموقعہ پر وہ ایک بڑی چال چل گئے۔ جب جنرل بوتھا مع اپنے سٹاف کے لارڈ کچنر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس مجلس کا فوٹو کھنچوا کر جنرل ڈیویٹ کے پاس اسغرض سے بھیجدیا کہ وہ اس خیال سے کہ جنرل بوتھا انگریزون کے ہاتھ قید ہو گیا اور اب ہمارا لڑنا فضول ہے۔ برٹش اطاعت قبول کرے۔ مگر وہ انکے بھی گرو نکلے اونھون نے اپنے سپاہیون کو سمجھا دیا کہ لارڈ کچنر کو جنرل بوتھا نے گرفتار کر لیا ہے اب کیا ہے میدان مار لیا۔ جب سپاہیان …

غیبی ہدایت

کہان ہین متعصب عیسائی۔ ذرا عبرت و بصارت کا سرمہ آنکھون مین لگا کر خدا کی قدرت کا جلوہ دیکھین۔ مگر ہائی وہ بیچارے کیا کرین۔ خدا نے غیرت سے وہ آنکھین ہی نہین عنایت فرمائین۔ ورنہ یہ جھگڑا ہی کاہیکو پڑتا اور آنکھین ہوتین بھی تو ان کو خدا کے بیٹے کے نظارہ سے اتنی فرصت کہان کہ خدا کی نور کا جلوہ دیکھین۔ سینہ مین بے تعصب دل اور دل مین پاک ایمان کی روشنی ہو تو البتہ کچھ آنکھون کو جلا پہنچے۔ ورنہ وہی مثل ہے کہ بڑی بڑی آنکھین اندر سے سُنا ہوا پہرہ اور دیکھا ہوا اندھا جس نے نہ دیکھا ہو وہ متعصب عیسائیون کی کارروائیون پر ایک نظر ڈالکر معائنہ کر کر اگر کوئی متعصب عیسائی اپنے دین اور دین اسلام کی حالتون کو مقابلہ کر کے ذرا بھی موازنہ نہ کرے تو ہم یقین کر لینگے کہ صد قد لسی ڈنکے کی چوٹ کلمہ شہادت پڑہنگے مگر کانون مین تو غفلت کی روئی اور آنکھون مین تعصب کی پٹی بندہی ہوئی ہے کلمہ حق کن کانون سے سنین اور نور حق کا جلوہ کن آنکھون سے دیکھین۔ خیر ہمارا اس سے بھی کوئی نقصان نہین اسواسطے کہ اگر کوئی ذرہ بے سبب کور چشمی کے آفتاب عالمتاب کا جلوہ نہ دیکھ سکے یا روشنی سے اپنی آنکھون کو روشن اور متجلی نہ بنا سکے تو آفتاب کی تنویر پر کوئی حرف نہین آسکتا۔ رنگ اسی کو اندھا کہین گے۔ کیا عیسائی اسبات کو نہین دیکھتے کہ باوجود اسبات کے کہ ایک عیسائی ہو نیوالے کے واسطے صد ہا قسم کے آرام ہین بہت سا آسائشین کہا نے پینے سے بیفکری ہو جاتے۔ جو رو کہا تے ہین اور آتے باوجود اس کے عیسائی واعظین زمین و آسمان کے قلابے ملاتے رہتے ہین۔ لالچ فریب مکر طمع شاید غرضکہ جتنا بنے کے واسطے کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکہتے۔ اب اسلام کو دیکھئے کہ اگر کوئی مسلمان ہو بیٹھے تو نہ کہانے کا ٹھکانا نہ رہنے کی جگہ بلکہ صد ہا قسم کی تکلیفین اسپر ہوتی ہین خدا کی عنایت سے صد ہا

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

معرفت	رقم	مقام	نام
	۱۴ر	پٹنہ	محمد عیسیٰ صاحب معہ وجہ بلا وریہ دختر و پسر وغیرہ
محمد عیسیٰ صاحب	۱۴ر	؍؍	تصدق حسین صاحب
؍؍	۱۴ر	؍؍	زوجہ تصدق حسین صاحب
؍؍	۱۲ر	ساکن گیا ز پٹنہ	داؤد علی صاحب
؍؍	۱۲ر	ڈھاکہ ؍؍	دعاز الدین صاحب ساکن
؍؍	۱۲ر	گیا ؍؍	عبد الرحمن صاحب ساکن
؍؍	۸ر	؍؍	محمد علی صاحب ساکن کلکتہ
؍؍	۱۲ر	مظفرپور ؍؍	شیخ حمید صاحب ساکن
؍؍	۱۴ر	؍؍ ؍؍	شیخ مدار بخش صاحب
؍؍	۱۴ر	کانپور ؍؍	شیخ امیر بخش صاحب ساکن
؍؍	۱۴ر	کلکتہ ؍؍	عبد اللطیف صاحب ساکن
؍؍	عہ	؍؍ ؍؍	جھکوائی صاحب خانساماں
؍؍	۱۲ر	ہزاریباغ ؍؍	شیخ علی بخش صاحب ساکن
؍؍	۱۲ر	؍؍ ؍؍	شیخ خدا بخش صاحب
؍؍	۸ر	؍؍ ؍؍	احمد علی صاحب بنگال زندہ
؍؍	۶	سنتا ؍؍	سرو خان صاحب ساکن
؍؍	۸ر	سنبھل ؍؍	شیخ محمد حسین صاحب
	عا	کلکتہ	منشی تاج علی صاحب
	؎	؍؍	منشی احمد صاحب

عہ۳	میزان
اعہ ۴۸۴۱۲	رقم سابقہ
اعہ ۴۸۴۱۵	میزان کل

ابتک سوئے ہوے ہین

ہے تو خوشی مین اگر چندہ حجاز ریلوی کی ترقی ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی کا نمبر کردی۔ اور غربا کی طرف سے بفحوائے قطرہ قطرہ بہم شود دریا دو دو چار چار آنہ سی تہوڑی سی رقم جمع ہو گئی مگر جس عظیم الشان کام کے لئے چندہ کہولا گیا ہے اوس کے سامنے اس رقم کی کیا حیثیت ہے۔ جبتک صاحب مقدرت کی آنکھین نہ کھلینگی۔ اور وہ نہین توشہ آخرت جمع کرنے کی فکر لاحق نہ ہوگی اوسوقت تک ہندوستان کی غریبون سے ایسے کام کیلئے معقول چندہ جمع ہونا ناممکن ہے اب سے ہندوستان کے حضرات معقول۔ ایسے نیک کامون مین کسیطرحکی امداد کی امید رکھنا بالکل فضول ہے انہین ذرا بھی غیرت نہین آتی کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مزدور پیشہ لوگون نے بھی ثواب آخرت کی امید پر حسب مقدرت بلکہ طاقت سے بھی زیادہ چندہ دیئے سے پھر بھی نہین کی اور وہ ہین کہ ابتک خواب غفلت مین سوئے ہین اور اپنے خزانہ مین کہ تہوڑی سی رقم اسکا جیب مین بیٹھے ہین اور نہین سوت آتی ہے۔ جیسے اس اخبار مین چندہ کی مد کہولی گئی ہے۔ اوسوقت سے ہمیشہ ان حضرات کو عبرت دلاتے رہے اور سامان عاقبت کی تیاری کی ترغیب دلاتے رہے مگر نہ جانے ان کے کان پر جون تک نہ رینگی۔ ولیمن ہمین کا بیان دیتے ہون اگر کچھ نامہ ہی کر آئے ہین۔ اور یہان قبر حال اپنے آرام سے گذرتی ہوتی عاقبت کی طرف اجابت گئے تو ہفتہ چندہ کالم ہی ندارد تہا۔ صرف برانام ایک چہلی سی رقم وصول ہوئی تھی تو وہ درج اخبار نہیں کی گئی۔ اگلی ہفتہ دیکھنے کو تو پورا ایک کالم ناموں سے بہرا ہوا ہو۔ مگر جلہ رقم کی طرف نظر ڈالئے تو صرف عہ۳ اب فرمائیے کہ مسلمانون کی حالت پر کہانتک افسوس کیا جائے۔ افسوس۔ ڈبل افسوس۔

سو لوگ مشرف باسلام ہوتے جاتے ہین ابھی ابھی ایک عیسائی مس جو شہر جہلم مین رہتی ہین گھر مین پڑہانے جایا کرتی تہی خود بخود آسمانی ہدایت اسلام سے مشرف ہوئی ہین

معرکہ آرائی

لکھنؤ کی نوچندی جمعرات

لکھنؤ کی جہاں اور چیزیں گھوڑا گھاری کی قابل ہیں وہاں لکھنؤ کی نوچندی جمعرات میں بھی چار چاند لگے ہوئے ہیں۔ ربیع الاول کی نوچندی جمعرات کو حضرت شاہ مینا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف پر خوب مجرا بازی ہوئی۔ درگاہ شریف کے نیچے چبوترے پر دو کس جانب ایک بی صاحبہ لدی ہوئی تھیں۔ داہنے بائیں اراکین موسیقی جمے پڑے تھے۔ طبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی۔ گو کہ پھدکتے پھدکتے طبلے پر چڑھ جاتے تھے۔ سارنگیے صاحب سارنگی کی بار بار گوشمالی سے سر اٹھانے کو موقع نہیں ملتا تھا۔ اور بیصاحبہ کی باقی ذریات اپنی چرخ چوں میں مصروف تھی چونکہ روشنی کا انتظام ذرا کم تھا اس وجہ سے بیصاحبہ کا حلیہ زیادہ تر سو نظر آتا تھا۔ لیکن آپ جانیں رنگی بازی بلا کے پلے پڑتے ہیں۔ ادہر اودہر گھسکر بی صاحبہ نے تمام جسم کی گران گٹھری کرسی پر ڈالی۔ خلقت کا بیحد ہجوم تھا۔ دیوالی کے کھلونوں کی طرح ایک ایک چپا ہوا تھا۔ بیصاحبہ کو نیچے سے اوپر تک غور سے جو ملاحظہ فرمایا دبالکل بھیکا شلجم نہیں تحسین کی رات ڈھل چکی ہے۔ مگر بڑھاپے کو چلن سے بی صاحبہ خیر بے حد اکڑی ہی نہیں سے عرب کے ملک میں سیکھ بہت تنتر عرصے ... زبانی ہم نے سی اوٹ میں ادا اگی وہ ... پہلا پہلا کر برساتی مینڈک کسمسا رہی تھی ... رتی تھیں مگر سمجھ میں کم آتا تھا۔ غرض کیا تبیصاحبہ نے ... بے سر میں یہ سنائی دیا "ہائی میرا" اب ... سمجھے کہ شاید بیصاحبہ زخمی ہیں "ہائی میرا" ... صاحبہ نے کہا "ہائی میرا" پھر سمجھے کہ شاید ... کسی کا کوئی میرا ... گیا [illegible]

رٹ لگائی وہ ہائے میرا، تب تو سمجھ گئے کہ اس سے مراد ہائے میرا نہ جیسے چندی کی غلق، پھر فورا ذرا دیگر بی صاحبہ نے فرمایا "ہائے میرا مولا" تب اطمینان ہوا۔ تماشائی اسطرح منڈلائے پھرتے تھے جیسے حلوائی کی دوکان پر مکھیاں۔ یا نظیر آباد میں چیلیں یا ہائی کورٹ میں وکیل۔ یا چوک میں دلال۔ یا کچہریوں میں امیدوار۔ غرضکہ اسی کشمکش میں ایک بندہ و پرستمیں بلا وردی دھوتی باندھے ٹین کی معمولی لالٹین ہاتھ میں لئے بی صاحبہ کی صورت پر تصدق ہونے کو ہجوم میں گھس پڑا۔ واللہ سپاہی صاحب کے کیا کہنے۔ بس بالکل کالا کتا۔ منگل کا دن جو ہی بی صاحبہ کے حسن نوچندی آرا کے دیکھنے کا ارادہ کیا۔ فورا لالٹین گر پڑی۔ ہاتھ میں ٹین کا چھلا حلقہ رہ گیا۔ لالٹین میں آگ لگ گئی۔ پر بیشتر نے بڑی کر بازی کی۔ کہیں دھوتی میں لپٹ لگ جاتی تو سپاہی صاحب آپ بندہ کے دلولوں سے بھی ہاتھ دہو بیٹھتے سو خیر گذری جو بجھی آگ بہت پڑتی سے۔ ورنہ اک آن میں دھوتی کی صفائی ہوتی۔ درگاہ شریف کے نیچے پورب جانب ایک نقالوں کا طائفہ آیا۔ اور آتے ہی اگاڑی پچھاڑی توڑانے لگا بس پھر کسی کو خبر کی کچھ نہ پوچھئے۔ کھانا ہے دھیلے کی گھانس دو رات کو بانٹتا ہے ٹکٹ۔ گو کر دیتے وقت حجت کرتا ہو مگر ہے تو ٹکٹ بابو۔ کبھو بار کبھی کبھی لنا کر پلیٹ فارم ٹکٹ۔ اسکے بعد گانے بجانے کا شغل تھا۔ ایک کمسن لڑکے نے اچھا رنگ جمایا۔ خدا اسکی امان کو سلامت رکھے۔ سچ پوچھئے تو گانے کو حق میں ... پچاس رنڈیوں کا مادہ معلوم ہوتا ... کیا تھا۔ وہ مرثیہ کا پٹہ باز تھا ... ہوشیار تھا کہ اچھے اچھے سپاہیوں کے ... بڑے جاتے تھے۔ مرثیہ کا بھی وقت سنا ... مزار شریف کی بائیں جانب ایک حضرت

لحن داؤدی اوڑا رہے تھے۔ قوال نے کیا اچھے خلاصے مقبول معلوم ہوتے تھے۔ قبر شریف پر لوگ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔ کوئی پھول چڑھا رہا تھا کوئی ریوڑیاں لا رہا تھا۔ سرہانے کی جانب مجاور صاحب ہاتھ پھیلائے نیاز دے رہے تھے شیرینی کے تار بندھے ہوئے تھے۔ مجاور صاحب سقدر ریوڑیوں کے پھیر میں آ رہے تھے کہ انہیں بھی مہلت نہ تھی کہ تماشائیوں کو منع کرتے کہ رنڈیوں کا ناچ اور بھانڈوں کا کھیل تو درگاہ شریف کی طرف پشت کرکے نہ کھڑے ہو۔ اگر دیکھنے کا شوق ہے تو درگاہ شریف کے نیچے فرش پر بیٹھکر اچھی طرح دیکھو۔ بزرگ کے مزار کی طرف تو بے ادبی سے نہ کھڑے ہو۔ مگر وہاں کے منتظموں کو تماشے کے دونوں ہی سے فرصت نہ تھی جو اسطرف آنکھ اٹھاتے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ درگاہ شریف کے منتظم لوگ آیندہ سے تماشائیوں کو اسطرح بے ادبی سے مزار شریف کے پاس ہرگز نہ کھڑے ہونے دیں گے۔ ورنہ یاد رہے ان کے لیڈر بکس بنا کر جو اسے پردہ کھلا جائیں گے۔ اس نوچندی جمعرات کو چوک لکھنؤ میں خوب علم نکلے اور ماتم ہوئے سو علیحدہ۔ درگاہ حضرت عباس اور کاظمین میں خوب علم چڑھائے گئے۔ بہت زور شور سے ماتم ہوئے۔ آدھی رات بلکہ تمام رات صبح صبح تک سینہ کوبی رہی۔ مردانے اور زنانے ماتموں نے عجب بیخودی پیدا کر رکھی تھی۔ کسیکا سینہ اور کسیکا ہاتھ تھا۔ غرضکہ ایک کا ہر شخص ایک کو تنہا۔

ملا ...

مسٹر ستم لکد سلسلہ الپرورد گا

(س - م - ن - ا - ا)

انجمن اسلامیہ مرکارہ ضلع کرگ

مخدومی دام کرمکم۔ ہم نہایت دلی خوشی سے آج آپکے اخبار گہربار کی مشتریوں کی صف میں داخل ہونا فخر

سمجھتے ہیں مختلف قطاع کے اسلامی انجمنوں کی عمدہ کارروائیاں اور بیش بہا تجویزیں جو آپنے دینی برادروں کے بارے میں وقتاً فوقتاً وقوع پذیر ہوتی ہیں مگر ایسی ہوتی ہیں کہ ہم قاصر ہیں کہ قلم و زبان بیان و تحریر سے قاصر ہیں ۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک روز ہمارے محسن عالی قدر جناب رگھو ناتھ راؤ صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولز بعد امتحان ہماری طرف توجہ مبذول فرمائی اور یوں فرمایا کہ او طالب العلمو یہی اسباب کا بڑا افسوس ہے کہ تم طلباء میں ہنوز کوئی انجمن قائم نہ ہوئی اور تمہارے دلوں میں امنگیں نہ پیدا ہوئیں ۔ دیکھو اس چھوٹے سے ضلع کی ہندو اطفال جو انگریزی تعلیم حاصل کرتے ہیں ابھی سے ایک انجمن قرار دیکے اپنی آئندہ ترقیوں کا مرکز بنا رکھا ہے تم بھی ان کی تقلید اختیار کر کے ایک ایسی انجمن قرار دو ۔ بادی النظر میں اس انجمن کو قطرہ سمجھو ۔ شدہ شدہ تمہارے بزرگان نیکو نام بھی تمہاری تائید کرینگے اور دوسرے ارباب اسلام بھی تمہاری انجمن کے ارکان و معاون بنینگے تو صورت کاہ کوہ ہو جائیگی اور قطرات جمع ہو کے ایک نہر رواں کا نمونہ ٹھہرینگے ۔

بسمن طلبائی مدرسۂ اسلامیہ از مسکارہ
ضلع کرگل

عرق گرمی

مسٹر پنچ ۔ چند روز سے آفتاب زمین سے ہمارا سے کے ہو رہا ہے ورنہ بیس کروڑ میل کے بعد کو صرف نو کروڑ میل کر دیا ہے جس وجہ سے ہندوستان (سیوا) بیک دم تمام باشندوں کا رونق بہ شدید ہو رہا ہے ۔ بعض ناواقف نیم حکیم اس کو عالم کی جان ۔ جان کر فوارں اور دریوں میں بیٹھ پہر کے اپنا چینٹ عرق شمار کرنے لگیں تو اس کا علاج ہی نہیں ۔ کیونکہ یہ بجائے صحت کے اور بادی پھیلائے گا ۔ جبکہ گرمی متعدی ہے (ایک پردہ ہونے والوں سے پوچھئے ۔ بالی فہمین جان سے سمجھئے) تو اوسکا عرق بھی لازمی ۔ متعدی ہی ہوگا ۔ کلدار پنکھیوں کا کارخانہ اگر نیم کی ٹہنی کے پنکھے بیچ میں طیار کرائے تو نفع و ضرر کا نہر ماہیر سوداگری پر نہ ہو تو ایک سو بار دیا پر تو ضرور ہی ہو جائے ۔ کہتے ہیں کہ جائز ناتیم کی ٹہنی پاکر ہو تو کوئی نہیں لگتی ۔ حضرت نیم کی ٹہنی ہلانے سے تو لطیف ہوا میں تبدیل ہو جائے تو ساری رنڈیاں یک کرشمہ دو کار کی مصداق نہ ہو جائیں کیونکہ اونہیں دوزخ کی حوروں کا کسی دباؤ پر چوٹی سے ایڑی تک پسینہ بہتا ہے اور یہی کسی چنر کی بات پر عرق عرق ہو جاتے ہیں ۔ آتے تیر کا شعر اس سے بڑھ چڑھ کر اوسکا نسا ہوگا کہ نہیں خدا کی قسم ذرا سچ کہنا ۔ ہم نہ سمجھو نہ تم آئے کہیں سے پسینہ پوچھ لو اپنی جبین سے اگر اس عرق کا قطرہ سرد ملک کے بے دم بن مانسوں کو بذریعہ ٹیکہ حلول کرائیں تو کیا کہنا ہے سات پشت تک گرمی ہی گرمی لپکا کریں سردی پاس تک نہ پھٹکے یہ عرق سوائے چاوڑی بازار دہلی کے دو تین جگہ کے ۔ نئی سڑک کی دکانوں پر یکم نت پانہ لگتا ہے چھروں کی دکانیں اکثر اسی جگہ دیکھنے میں آئینہ ہیں ۔ عرق فروش پوراگنہ ہی نہ ہوگا تو تبلی گنیدہ میں لازمی مبتلا پاؤ گے ۔ یہ سوگنبی دیکھنے والوں کی آنکھوں کا ستیاناس نہ ہو تو حکیم لعقادوں کا ذمہ ۔

ہاف

ذ ج
دہلی

رخصت ہو گئی

مولانا پنچ بہادر ۔ دریا ظرافت کے بہادر لوہار بہت سویرے رخصت ہو گئی ۔ کھلے میدان بیچ کہیں رخصت ہو گئی ۔ یاران طریقت تاکتی ہی رہے اور وہ بے چین دو نو جوتیاں لٹکا لٹکا کے رخصت ہو گئی ۔ عشاق کی آنکھوں میں دھول ڈال کے رخصت ہو گئی ۔ اور اسطرح رخصت ہوئی جیسے جسم سے جان ۔ فقیروں سے آن مسلمانوں سے اتفاق ۔ بنگالیوں سے نفاق ۔ غمزدوں سے سرور ۔ مدرسوں سے غرور ۔ گدہے کے سر سے سینگ ۔ ولایت سے سینگ ۔ حبشیوں سے حسن و خوبی ۔ بارڈ وارڈوں سے شان محبوبی ۔ واللہ قسم ہے آپ کے بھنڈی بازار کی اور حسن جوانی یار کی ۔ وہ اسیطرح چلا گئیں بارنی ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئی ۔ اسکے مشتاق گردانتا جائیگا ۔ ارے کون رخصت ہو گئی کیا کوئی نئی نویلی باکرہ دلہن اپنی سسرال کو رخصت ہو گئی ۔ اجی یہ تو ردز کے دیکھے ہیں ۔ ایسا نہ ہو تو توالد و تناسل کا سلسلہ ہی منقطع ہو جائے ۔ کم شماری کے اکثر ضرورت نہ ہو خدا نخواستہ آدمیوں سے کچہری کی کوٹھریاں کیونکر بھریں ۔ بیچارے کس طرح آباد ہوں ۔ حضرت وہ تو کچہ اور ہی رخصت ہو گئی ۔ طبیعت پر زور ڈالا سوچو کچہ نہ کچہ الہام ہو ہی جائیگا ۔ اے لو آگیا میری سمجھ کی گنہارے سنو ۔ تیرا سوال سے ۔ لشکر فوج منظفر و منصور رخصت ہو گئی ۔ چین سے سفارت رخصت ہو گئی ۔ ہندوستان سے آئے دن کی آفت رخصت ہو گئی ۔ اجی پھر الفاظ ہزار وہ فو غلط ۔ یہ چیزیں تو نہ رخصت ہونے کی ہیں نہ ہوں گی ۔ عشاق سے پوچھئے جس کی رخصت ہو گئی ۔ آہ اس کا بازو رخصت ہو گئی ۔ صاحب خدا کا نام لو ۔ مہر کبھی وفا کہاں ان کا ۔ مہر

کی جگہ قہر ستم وفا کی جگہ پر دغا کو دے دی ہے
محبت تو لیلیٰ مجنون - شیرین فرہاد - نل و من
ہی کے زمانے مین اُڑ اُڑا کر تشنہ لبین کے دماغون
کو معطر کیا کی پھر تو ایسی اُڑی اور اسطرح غائب
ہوئی جیسے ہمارے مشرقی شاعر کی خیالی معشوق
کی پتلی کمر - بہئی تو تو عجب دیوانہ معلوم ہوتا ہے -
آدمی کا ہیکو خاصا فونوگراف ہے - اپنی ہی رٹے
جاتا ہے میری ایک نہیں سنتا - مین اتنا گہامڑ
بھی نہیں ہون - اڈیٹری تمہارے بل نہیں کرتا
ایسی بات کہون کہ میزان پٹ جائے اور پھر
پٹ پڑے تو میرا ذمہ - و سنو - تمہارے بہاگلپور
کے اہل سنن وشیعون کی ملت وموافقت بڑی
حسرت سے دیوار یاس مین سر ٹکرا ٹکرا کر رخصت
ہوگئی - کیون کیسا سمجھا ہے داد تو نہ دو گے مولانا
بات تو تم نے بڑے ٹہکا کی کہی ہے - اندرون
واقعی سرا کی خرید فروخت پر شیعہ سنی ادلجہ پڑے
ہین - آپس مین دست وگریبان ہو رہے ہین -
جوتیون دال بٹ رہی ہے تو ڈپیون مین ہات
تقسیم ہورہی ہین - کچہری کی خاک اڑ رہی ہے
مستورات کے زیور تک بک رہے ہین - اسا
سے مجھے کیا مطلب - ارے میان یہان تو
وہ شے رخصت ہوگئی - جس کی رو انگلی پر تم
جیسا مردہ دل ضیق القلب بہی دو آنسو ڈہلکا
سکے - بہئی ابتو پہیلیان نہ بُجھواؤ - مین ہارا
تم جیتے - تم ہی کہو دستا دو جو اس بات کا جھگڑا کیا
ہے - تمہاری بکواس سننے کی تاب نہیں - کہنا
ہو کہو ورنہ چلتا دھندا کرو - بس جناب معلوم ہوئے
آپکے کمال - ادنی سی بات نہ سمجھ سکے - پہلی کی چیز
نہیں سوجھتی انہین آنکھون سے بہاردون کی
اندھیری راتین کاٹ گئی - افسوس وہ رخصت ہوگئی
اور تمہین خبر نہیں - قسم ہے دادا جان سکندر ارسطو

کی وہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئی اور ایسی چپکے
چپکے رخصت ہوئی کہ شاید و باید - اجی لاحول ولا
قوۃ - مین بہی مجون مرکب ہون ارے توبہ گنوار
کا لٹھ ہون - یہ معما یون حل ہوگا - تمہاری معشوقہ
خوش خصال - پری جمال کی جوانی رنگین کی
یاد مین منہ پیٹ کر رخصت ہوگئی - اور بڑھاپے
سے جا ملی - اسی باعث تمہارے اوسان خطا
ہو رہے ہین - مجنون کی طرح بڑبڑا رہے ہو
مرد خدا چپ بہی رہو - وقت پیری شباب
کی باتین ہو ایسی ہین جیسے خواب کی باتین - تم
لاکھ سر مارو گے میری بات کی تہ کو نہیں پہونچ سکو
مطلب سعدی دیگر است - ہائے وہ تو چہک چہک
کے رخصت ہوگئی - بل بل کر رخصت ہوگئی عین
عنفوان شباب مین پندرہ برس کے سن وسال
مین رخصت ہوگئی - خدا کی پناہ پہر وہی وحشت
کی لی - کس مردک سے پالا پڑا ہے - تو کیا مین
واقعی بات کہدون - مین طرح دیتا ہون اور حضرت
ہین کہ سائے کی مانند یا ولایتی کتے کی طرح پیچھے
لگے ہین - رودل تمام کر سنو - تمہاری جورو تمہین
لات مار کے میکے کو رخصت ہوگئی - یہ سون
کا وارانیا ہے - اسی سے تو یو کہہ رہے ہو -
مفلس کی زندگی کیا - پاگل سے بدتر ہولتا نہین
سنبھلو بہی - یہ چرب زبانی - ایسی لن ترانی - سنبہان کے
سنبہالو یہ کیا گفتگو ہے - اب مجھے تمہاری اکہلا پٹ
پہ رحم آگیا - تم نے ہزار بار قبلہ کیا - لا کہون وغیرہ
ٹٹخنی کہانی - دریائے تفکر مین غوطے پر غوطے لگائے
گو بر مقصود نہ ملا - اور پہیلے کو دے سمجھے چلائے
سمجھ مین خاک نہ آیا - تمہاری بڑی دیر سے سمع خراشی
کی ہے - آؤ کہدین مگر بار دیگر ہمہ گوش دار و
کان لاؤ - پرسے بچکے چبا کر یہ تن گوش ہو جاؤ
تو کہتا ہون - رحمن طائف کی اکلوتی بیٹی جو کے

سنہری نتھنی بلاک کے چاک چاک کے
راقم قابل دید اشتہار خدائی فوجدار کو کوستی
ہوئی بے دامون الفت ٹہیک پندرہ برس
کے سن مین رخصت ہوگئی - اور اوس کے
چہوٹے صندوقچہ کے بیچ واسے خانمین بکہی
ہے - جس کا جی چاہے دیکھ لے -

پچھلے ہفتہ جو ایک ظریفانہ مضمون شائع ہوا
جس کی سرخی اشتہار قابل دید تھی اوس نے
شہر مین ایک تہلکہ ڈال دیا - واقعی راقم بڑا ظریف
و دلچلا تہا اور بیشک ریفارمری کی قابلیت رکھتا
ہے - مضمون کا ہیکو لونڈون کے لئے خاصا
تازیانہ تہا - خدا جانے اوس کی سطرون مین
کیا جادو بہرا تہا کہ عاشق صادق جدادم وباکر
بہاگے طالب علمون نے مجبوراً اسی چہوڑ
دسکول کی راہ لی - اوس کی گلی مین ہو کا عالم نظر
آنے لگا - یارون نے جہوٹے عشق کو خیرباد کہی - اوس
محرب اخلاق مجے جو یہ کایا پلٹ دیکھی اور لوگون کو بدظن
پایا - جہٹ پٹ ماری خوف کے تہنی اختیار بیکلی ایسی
مبارک تقریب پر نہ دیپ (چراغ) جلے نہ نئی نئی
رسمین ہوئین نہ سہرا بندہانہ نو رچڑہا - خدا کرے
ہر ایک بن باپ کی بچیون کا یہی حشر ہو - کیون کیسی
پر گندہ خبر سنائی ہے -

ہ ف

سراپا نیاز بہاگلپور

بعد مدت کی چھپنا ہی یہ ترانا چند دل
لگی گلشن کی ہوا دھکا ہلانا گیا

سچ ہے جب شرم کی جگہ بہایا کہہ دیا بس پہر کیا
ہے جا بجا سر پہ پٹا پیٹ اور پڑھا اور بڑا ہی کیون
نہ پڑہین کچھ پروا نہیں - بیجا منہ کی تو کہانے

جانے ہیں اور پھر بھی۔ الا سپ ہیں سچ
ہمچنیں دیگرے نیست

رنڈی بازی کا یہی نتیجہ ہے۔ خیر جو نے پڑا تو اسکی پہلی منزل ہے گھر بچکر مفلس قلاش ہوجانا یہ بھی کوئی بات نہیں **سارٹیفکٹ** کا حاصل کرنا یہ بھی بڑے دل گردوں والوں کا کام ہے۔ ہان جو سب سے کڑی منزل ہے وہ یہ ہے کہ ایک رسوائی اور بدنامی کا **سمندر** ملتا ہے جس سے کسیکو پار ہی نہ ہوتے دیکھا اول تو خدا کے فضل سے صبر کی **کشتی** اور وہ بھی ٹوٹی ہوئی اور پھر دو پار میں پہنچی نہیں اور **غرقاب** ہوئی نہیں پھر کیا تھا تاگلیں اوپر سینچے اب جس نے شناوہ اون کے جسم میں **آخ تھو آخ تھو** کر رہا ہے۔ افسوس اس بدنامی اور رسوائی پر بھی اگر کوئی شخص اپنی اس ناشائستہ حرکت سے باز نہ آئے تو خدائی **پھٹکار اوسکے اوپر**

لیجئے ابھی حال ہی کا ایک واقعہ سن لیجئے دو چار گرد گھٹے چیر قنا نے ایک رنڈی کو بغل میں دابے ادھر اودھر پھرتے تھے اتفاق سے ایک روز وہ سب اپنی قدیمی معشوقہ کے پاس جا پہنچے اوسکی آنکھوں میں ان کی بھونڈی صورت دیکھ کر خون اوتر آیا اور جناب ہوکر میانی سے باہر ہو گئی۔ آخر اوتار جوتی اور حجامت بنانا شروع کردی۔ رنڈی کے جو دو چار یار غار بیٹھے تھے اونھوں نے بھی اپنی آستینیں چڑھائیں اور ادھر بھونڈی استرکا اوتارا آخر **چراغ گل پگڑی غائب** کا حساب ہوگیا اور خوب اچھی طرح سے کبوتر اوڑے اون حضرت کی اور اوسکے ساتھیوں کے خوب حجامت بنی بہانا کہ پھر بڑی صفاچٹ ہوگئی جیسے باگھ کے آنے کا گول بند ہوتا ہے۔ جب ہولی کے سوانگ کیطرح گت بن گئی تو پھر بھاگنے کی پڑی

جس نے کہا ہے سچ کہا ہے
عیب خبر بکو بھی ہنر چاہیے

بھاگتے وقت اپنے اپنے منھ پر دوپٹے ڈال لئے تاکہ کوئی پہچان نہ جائے تف ہے ایسی عقل پر آخر یہ کب تک۔ اور میرے خیال سے بے عزتی ہونے میں کوئی کسر باقی نہیں رہی۔ کیونکہ جس سے حجامت بنی ہے وہ بھی ہندوستانی ہی تھا کچھ ولایتی تھوڑا تو تھا نہیں ورنہ خیر ہم تو پھر اپنے دل کو سمجھا لیتے۔ آہ کچھ پرواہ نہیں **نہیں جی لاتی سے بھی عزت جاتی ہے۔ تو بہ توبہ** وہ لوگ کیسے بیحیا بشرم ہیں جو ایسی ایسی مصیبتوں میں بھی گرفتار ہوکر ایسے اکڑتے ہیں۔ کیا خوب یہ تو وہ مثل ہوئی رسی جل گئی مگر اینٹھن نہیں جاتا ہے آپ جناب کو چاہئے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے بھی اللہ بھی اللہ کریں ورنہ اب جو اونھوں نے بہت موچھ کی رسی کیطرح سے اینٹھا اینٹھی کری تو اب ایسی تواضع ہوگی کہ رہے نام سائیں کا کیونکہ گنبد کی آواز ہے جیسا ہوگے ویسا تو ضرور سننا پڑیگا۔ جن حضرت کی میں نے اتنی مدح سرائی کی ہے وہ کیے از مریدان **پیر نیچر** ہیں اور آپ **قومی ریفارمر** بننے کا دعویٰ کرتے ہیں اوس کے ساتھ ایک یہ بھی خوبی ہے کہ آپ پردہ کے مخالف ہیں۔

کہئے جناب اب تو آپ کی ساری حقیقت کھل گئی آپ جو پردہ کی مخالفت کرتے ہیں اوسکا اصلی سبب یہی ہے جیسے ہم بازاری عورتوں کو سکتے ہیں ایسے ہی پردہ نشینوں کو بھی گھورین۔ مگر انکو اسکی شاید خبر نہیں کہ ایک ذراسی بازاری عورت کے ہاتھ سے تو حضرت کی وہ مرمت ہوئی کہ بس خدا کی پناہ۔ اون کا دل یا اون کی جان اچھی طرح سے جانتی ہوگی۔ اب سمجھئے کہ پردہ نشینوں کی نسبت اگر خیال بھی کیا تو کیا نوبت ہوگی؟۔ کہئے اب سب حقیقت کھل گئی کہ یہ نیچری گرگے کیوں پردے کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑے ہیں۔ جناب کو اب مناسب ہے کہ ای صاحب کے کمرے میں گرمیوں بھر گھسے رہیں اور اوسکی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائیں تاکہ عقل کی جگہ بنل آجائے۔ کیونکہ کھوپڑی پلپلا بہت گئی ہے۔ ذرا دماغ کو درست کر لیجئے اور حجامت کو تماشا لیجئے جب کچھ منہ سے نکالنا۔

کیوں جناب دیکھا آپ نے سکھنے والے اپر صفائی سے کترا تے ہیں اور یوں صاف نکل جاتے ہیں جیسے مکھن سے بال اگر اب بھی نہ شرماؤ تو دیوانی تمہارے برابر بھی شاید ہی کوئی بیحیا ہو کیونکہ صرب کے جوتے پڑنے جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں سچ
ہمچنیں دیگرے نیست

افسوس کچھ تو شرماؤ۔

قطعہ

ہوا بدنام دنیا میں نہ باز آیا حماقت سے
شرم بھی کچھ نہ آئی۔ عجب یہ چون کا لچا ہے

نظم

علشت از بام زمانہ میں ہوا نام اپنا
کیا بگاڑا ہے مقدر نے بنا کام اپنا

صاحبو! میں اپنا نانا آپ ہوں

پنچ میں دو دفعہ یہ مضمون چھپا
پر نہ دل کچھ خوش ہوا اوس سے مرا
کیونکہ اپنا نانا میں بھی ہوں۔ مگر
یوں نہیں۔ جیسا کہ ہے لکھا گیا
یہ رنڈیوں کی ہے حرکت کا بیان
ہم شریف اس کو نہیں رکھتے روا
اچھا اب میں اپنا رشتہ بھی کہوں
جو نیا قصہ ہے۔ طرفہ ماجرا

پر لکھون مین اپنا حلیہ اس سے قبل
تاڑ لوگون کو رہے شبہہ ذرا
دیکھتے ہی مجکو سب پہچان لین
بعد اُس کے - پھر لگائین قہقہہ
سر پہ میرے رہتی ہے بہری بنی
جس کو لوگون نے "چپت گہ" ہر کہا
ناک نقشہ گو کہ نا معقول ہے
پر نہ اتنا جو بہت ہی ہو بُرا
ہونٹھ ہین اس طرح کے واقع ہوئے
اک چڑھا ہے اور لٹکا دوسرا
پہلوان دونون یہ لڑتے خوب ہین
پر نہ دانتون نے انہین ملنے دیا
بار نکلے دانت ہین اسواسطے
دیکھین ہونٹھون کا تماشا کچھ ذرا
ہوگئے ناراض یا دانتون سے ہونٹھ
دونون نے اپنا لیا ہے منہ پھرا
الغرض چہرے کا حلیہ یہ ہی
مجکو جانے - جو ہوئے جانتا
اب سُنو - نانا ہون اپنا کس طرح
عقل نے اعزاز یہ مجھکو دیا
تین جگہون کے لفافہ تین تھے
مجھسے بولے "ڈاک مین تو ڈال آ"
وہ لفافے چونکہ تھے بھاری بہت
دلمین اپنے اسلئے مین نے کہا
لاؤ ان تینون کو کردون ایک مین
تاکہ ہو محصول ان کا کم ذرا
گو - کیا ایسا نہ تہا مین نے ابہی
یار لوگون نے مگر - جب سُن لیا
خوب ہی پھر تو لگا سُننے - سبھی
خوب ہی پھر تو اوڑایا مضحکہ
اور تو سب خیر - لیکن ایک نے
شان مین میری - یہ فقرہ کہہ دیا
ڈانٹ ہین دو دو - قضا کے گورکن
جن پہ ہے سو جان سے "آکا" فدا
"آکا" میرے نانا کو کہتے ہین سب
مین یہ سمجھا - "آکا" ہے مجھکو کہا
اور جو "آکا" ہے وہ میرا نانا ہے
اسلئے مین - اپنا نانا خود ہُوا
جس کو میرے حال کی تفتیش ہو
دیکھ لے - "ناشاد" نے جو لکھدیا

آکا بھائی

ناشاد

کوک شاستر

مسمیٰ بہ

مراۃ العیش

یہ ایک طب کی کتاب ہے جو ہزارون مین انتخاب ہے اور بالخصوص نوجوانان مایوس العیش کی دستگیر و قیام تندرستی کے واسطے مجرب نسخہ کوشش بلیغ سے جمع کئے ہین جن کی عوض مین اہل دنیا مال کیا جان بھی قربان کرنے کو دریغ نہ کرینگے چار باب مردون اور دو باب عورتون سے متعلق ہین معہ ۲۲ تصاویر - قیمت فی جلد (عہ)

بابو رام محمد قانونگویان
مراد آباد

اسلامی دُنیا

الجزائر کے قصبہ مارگرٹ کے فساد سے فرانس کو اگرچہ اس مقبوضہ کی طرف کچھ توجہ ہوگئی ہے - مگر افسوس ہے کہ رعایا کی ناراضی کے حقیقی اسباب کا چرچا اخبارون تک ہی محدود رہا جب فرنچ پارلیمنٹ مین یہ معاملہ پیش ہُوا تو ان بواعث اور اون کے انسداد کی ضرورت کا بہولے سے بہی ذکر نہ کیا گیا - سارا غصہ ہمسایہ انگلستان پر نکالا گیا کہ انگریزی پادری اور مسیحی مسلمان رعایا کو بہکاتے اور انہین فرانس کے برخلاف بغاوت کرنے پر اُکساتے رہنے کے ساتھ ہی اون مین رائفلین بہی تقسیم کرتی رہتی ہین - اسکا تدارک کیا جائے جو یہی ہوسکتا ہے کہ یا تو ان پادریون اور مسیحیون کو الجزائر سے خارج کردیا جائے - یا فرانس کی تابعیت اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے - مگر ان داد و بلا کرنے والے ممبرون کو ادہر توجہ نہ ہوئی کہ بفرض محال اگر انگریزی پادری ایسا کرتے بہی ہون تو وہ کیا چیز ہے - جس کی طفیل اون کے ایسے مشورے رعایا بڑی خوشی سے منظور کررہی ہے اسی اجلاس مین ایک ممبر نے اسبات پر بڑا زور دیا - کہ فرانس بلا توقف مراکو پر حملہ کرکے اسے ملحق کرلے مگر خدا کا شکر ہے - کہ یورپین طاقتون کے باہمی تعلقات کی حالت ایسی نہین کہ اون مین سے کوئی طاقت اور خاصکر فرانس بلا اندیشہ منفرد طور پر کسی غیر یورپین زبردست طاقت سے بھڑنیکی جرأت کرسکے -

سلطان المعظم نے یوبیا کے بشپ کا قصور از راہ ترحم خسروانہ معاف کردیا -

روایت ہے کہ ایک دسی علی افسر سربیا اور بلگیریا مین جنگی معاہدہ اور فوجی اتحاد کرانے کیغرض سے بلگیریا وارد ہے -

جاسوسون کی رپورٹین

چین مین جو ترکی مشن آیا ہوا ہے وہ شانگہائی سے جاپان روانہ ہوا ہے اور غالباً سائبیرین رلیوے کی راہ سے قسطنطنیہ کی طرف جائیگا۔

دیوانہ ملا کے مقابلہ مین جو مہم روانہ ہوئی ہے اسکی کارروائی کے متعلق تازہ ترین خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ آگے بڑہی ہوئی جماعتون نے دیوانہ ملا کا سرحد بیجرتم تک تعاقب کیا دیوانہ ملا کے ۵۰ آدمی مارے گئے۔ اس سرحد تک پہونچنے کے بعد تعاقب ترک کردیا گیا کرنل سوین بوکسٹیل کی طرف بڑہ رہے ہین اور یہان سے آگے بڑہکر جرگہ الغری پر حملہ کرینگے۔ یہ جرگہ دیوانہ ملا کا بہت بڑا معاون ہے۔

لارڈ کچنر کا ایک تار مظہر ہے کہ ۲۴ ماہ حال کو جو ہفتہ ختم ہوا اوسمین ۱م ڈرج مقتول ۲۷ مجروح اور ۶۱ اسیر اور ۷ نے اتباع قبول کی۔ بارود کے ۸۰۰ الم گوسفند اور ۴۰۲ گاڑیان ہمارے ہاتہ آئین۔

جنرل ڈیویٹ اور جنرل ایلیٹ کے درمیان ۱۰ ماہ حال کو مقام رینبر پر جو جنگ ہوئی۔ اوس مین دونون فوجین بہت قریب آگئی تہین۔ ڈچون نے اپنے سامان رسد پر ازسر نو قبضہ کیا۔ اور برٹش امدادی فوجکا سخت مقابلہ کیا۔ بہت دیر تک دست بدست جنگ رہی۔

کیپ ٹائمز لکہتا ہے کہ ڈچون نے علیوال نارتہہ کے پارلیمنٹی ممبر مسمی مسٹر ہ تہا کو گرفتار کیا اور اوسکا کہیت جلادیا اسلئے کہ اسنے ڈچون کے خلاف بغاوت کے بل پر رائے دی ہے۔

شہنشاہ ولیم کو حملہ کا اور دلیفنڈ برکمن سے

پاگلخانہ بہیجدیا گیا۔

تبت کا جو مشن ایک خط اور تحفہ جات لیکر لہاسہ کیطرف روانہ ہوا تہا وہ اودلیسہ پہنچا۔

اخبار گلوب مظہر ہے کہ مسٹر براڈرک ایک کمیٹی مقرر کرنیوالے ہین جو فوج کے طبی محکمہ کے انتظام کی تحقیق کرینگے۔

ہز مجسٹی شاہ ایڈورڈ نے آج سنٹرل افریقن رجمنٹ کو اشانٹی اور گیمبیا مین شجاعت دکہلانے کے معاوضہ مین تمغے عنایت کئے۔

فرنچ کمانڈنٹ میلن نے ایک بڑی فوج کے ساتہ ۵ ماہ حال کو ریجینڈ پر حملہ کیا۔ صبح سے شام تک لڑائی ہوتی رہی لیکن ہماری امدادی فوج پہنچتے ہی دشمن لوٹ گئے۔

شاہ ایڈورڈ نے ایک اعلان شایع کیا ہے جس مین اطلاع دیگئی ہے کہ شاہ موصوف کی تخت نشینی کا اجلاس آیندہ جون کو ہوگا۔

ہوس آف کامنز مین مسٹر براڈرک نے ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ فوجی طبی کمیٹی کا مین صدر ہونگا اور ڈاکٹر ٹریوز، ڈاکٹر بنگفر سرجن جنرل ہوپ۔ اور دوسرے مشہور طبی افسر اس کے ممبر ہونگے۔

ابتدا موسم سے ابتک گوا مین ابتک ۵۲ انچہ ۳۴ حصے کالیکٹ مین ۳۱ انچہ ۵۷ حصے کوچین مین ۴۹ انچہ ۶۹ حصے۔ رتناگیری مین ۲۷ انچہ ۱۱ حصے۔ بیلگام مین ۱۰ انچہ ۳ حصے سکندرآباد مین ۶ انچہ ۵ حصے ڈلہو مین ۶ انچہ ایک حصے آگرہ مین ۳ انچہ ۴۸ حصے جبلپور مین ۳ انچہ ۱۷ حصے بارش ہوئی۔

ڈیوک ورچیسٹر آف کارنوال آج ڈبلن سے روانہ ہوئے۔ اور یہ ہمت تشریف لیجاینگے۔

سر لکہنو مہاراجہ صاحب نیپال نے ولیعہد کی شادی خانہ آبادی مین شہنشاہی فیاضیان کہلائین۔

مرحوم بیگم صاحبہ بہوپال حضور عالی نواب شاہجہان بیگم جی سی ایس آئی کی وفات پر گزٹ آف انڈیا کا ماتمی ضمیمہ نکلا۔

ولیعہد نواب سلطان جہان بیگم رونق ضمیر تجربہ کار مسندنشین ہونگی ۱۸۷۴ء مین احمد علی خان افغان سے نکاح کیا۔

کرتار پور سٹیشن پر حادثہ ریلوے کے پاداش مین مسٹر ایچ سی ہولٹ انجن ڈرائیور کو ۳ ماہ قید ہوئی۔

حکام ضلع جابجا تاریخی نشانات و دلچسپ عمارات کی فہرستین بنا رہے ہین کہ تاریخی نشان محفوظ ہونے پائین۔

کلکتہ مین بڑا بہاری ٹڈی دل نمودار ہوا دل بادل ہو میدان مین جوق جوق بارگیئن۔

لاہور کے سٹیشن شاہدرہ پر ۲ ماہ مارچ کو حادثہ تصادم کا ہوا تہا جس مین دیسی ڈرائیور کو دوسال قید سخت کی سزا ملی۔

سرحد پشاور کی ملٹری پولیس نے بارہ کے متصل چہاپہ مارا مشہور مرتد مسمی وزیر کو گرفتار کیا۔ بڑا لوٹیرہ تہا۔

اودہ روہیلکہنڈ ریلوے کے سٹیشن تلہر پر سخت آتشزدگی ہوئی۔ سازون کا مال قیمتی ڈیڑہ سے ۲ لاکہ روپیہ تہا۔

دہلی مین شدت گرمی سے کئی جانین ضائع ہوئین۔

ریبرانشی آگرہ سے آمدہی کے طوفان کی خبرآئی۔ ناگپور مین اس طوفان سے نارتہ گرام بکسر کی خبر ہے کہ عدالت مجسٹریٹ کے محرر جگدیسر داس نے اپنی جورو کو کلہاڑی سے ریزہ

رینہ کردہ لاخلل دماغ پایا گیا۔

ہانگ کانگ شنگہائی بنک کی شاخ سنگاپور سے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کے نوٹ گم ہوئے تھے کولمبو میں سب مل گئے۔

بیگم صاحبہ بھوپال کی وفات پر علیگڈہ کالج میں ماتمی جلسہ کیا گیا۔ اور اونکے اعزاز میں کالج ایک روز بند رکھا گیا۔

ہائیکورٹ کلکتہ میں کام کی اتنی افراط ہے کہ بعض مقدمے بیس برس سے چلے آتے ہیں۔ ججون کی تعداد میں اضافہ لازم ہے۔

محسود وزیر یوں کی کثیرہ جماعت نے درہ گومل کے دہانہ جانب ڈیرہ اسمٰعیل خان کی متصل موضع شیخ پر چھاپہ مارا ۱۵ رجون کی بات ہے۔ فوج نے تعاقب کر کے تین لٹیرے قتل کئے۔ ایک قید کیا۔ تمام مال لوٹ کا چھین لیا۔

بیگم صاحبہ بھوپال گال کے پھوڑے سے مرین۔ ڈاکٹرون نے فروری مین ہی جواب دیدیا تھا۔ جلسہ مسند نشینی ماہ اگست مین ہوگا۔

رنگون کے سشن جیلکورٹ مین سررشتہ تعمیرات کندوات کے سب ڈویژنل افسر چارلس ریوٹ کو سخت سزا دیگئی۔ گورنمنٹ کو تین رقوم مین دہوکا دیا۔ ۳۰۰ روپیہ خرچہ دورہ کا حاصل کیا۔ حالانکہ کوئی دورہ نہین کیا تہا۔ اسیطرح ایک اور فرضی دورہ کیلئے ۸۷ روپیہ پایا۔ ۲۲۴ روپیہ ٹہیکہ کے نام سے کہایا۔ یہ بہی فرضی تہا جیوری نے اتفاق رائے سے مجرم گردانا۔ عدالت العالیہ نے ۲ سال قید سخت کی عبرت بخش سزا دی۔ انگریز تہا۔ استنے پر ہی اکتفا نہین کی۔ بلکہ ۳ ہزار جرمانہ علاوہ ہے۔ اگر نہ دین تو سوا سال قید سخت مزید ہوگی۔

رنگون کیطرح مندراس مین بہی سرکاری احاطہ کے کاغذات اوڑا لے گئے۔ یہان بہی سرکاری ملازمون کی نشت ماری۔

گورنمنٹ انڈیا نے حیدرآباد نظام مین ضابطہ فوجداری کی متعلق ایک خاص عدالت مجسٹریٹ کا تقرر منظور کیا۔

ریاست کیمبے تک سلسلہ ریلوے افتتاح کیا گیا۔ یہ پٹلاد سے کیمبے تک ہے۔ نواب صاحب کو مبارکباد دیگئی۔

ہند مین قحط زدون کی تعداد خیراتی کاموپر پانچ لاکھ ۴۰ ہزار تک پہنچی۔ احاطہ بمبئی مین ۱۴ ہزار کا اضافہ ہوا۔

قحط ہند کی عجیب و غریب مجبوری امر کیا ہیں اختراع کی گئی کہ ٹکسالین بند کیگئین وہ دستور آباد ہون۔

آن دنون ٹڈی دل کی منحوس خبرین تمام ہندوستان کے صوبجات سے آرہی ہین۔

دریائے انڈس کی طغیانی اب کو سخت ہوگی۔ اگر آخری کوشش بچاؤ کی کارگر نکلی تو شہر چہاؤنی کو خیرباد کہنا ہوگا۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ چیپل سے لوبلی چلانک ایک ٹریموی بنوائین گے جو بجلی طاقت سے چلے گی۔

ہندی چہاؤنیون مین آتشزدگیون کے روکنے کے انتظام ضروری کی بابت گورنمنٹ عالیہ قاعدہ بنا رہی ہے۔

صاحب وزیر ہند نے منظوری بہیجدی ہے کہ فوج والنٹیر ہند کا ایک انسپکٹر جنرل ۲۲۰۰ ماہوار تنخواہ کا مقرر ہو۔

تہرڈ پنجاب بٹالین ۵۰ رد بنگال لانسرز کے ہارمین سن کیلئے ۱۰ ہزار روپیہ اور ۲۷ دین بنگال لانسرز کیلئے ۱۰ ہزار روپیہ دیا گیا۔

گورنمنٹ ہند حسب جدید قرضہ لیگی اوس کے درخواستیں ڈاکخانون مین بہی لیجا ئینگی۔ بشرطیکہ ۲۰۰۰ سے زیادہ کی نہون۔

جنرل گیزلی مہم چین کی کلکتہ مین واپس آنے پر تو پہ دی گئی۔ بنگالہ کی فوج بہی بخیریت واپس آگئی ہے۔

کلکتہ کے ہندی چندہ بادگار قیصرہ مین ۱۵ ہزار مہاراجہ بہاونگر اور ۵ ہزار دیوان پالنپور سے آیا۔

مہم چین کی فوج مین دو ثلث تخفیف کیجائیگی اور باقی ایک تہائی فوج جو چہیچے کے لئے کافی سمجھی گئی ہے۔

عیسیٰ خیل اور دیہات بنون مین فقیر یسی پولیس ایک سال کرنے مقرر کیگئی تہی اسکی میعاد مین ایک اور برس بڑہا دیا گیا۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۳ جون	۸	۹	۸۹
۲۴ ,,	۷	۱۱	۱۰۰
۲۵ ,,	۴	۸	۱۰۳
۲۶ ,,	۱۲	۵	۹۷
۲۷ ,,	۱۱	۱۳	۹۷
۲۸ ,,	۵	۴	۱۱۵

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا